

”بیت الحکمہ“

ہمدرد یونیورسٹی لائبریری کا شعبہ مخطوطات

خضر نوشہی ☆

مخطوطات کے حوالے سے اس دو روزہ قومی ورکشاپ کے موضوعات پر ایک موضوع پاکستان میں قلمی نسخوں کے ذخائر“ بھی ہے۔ اس سلسلے میں عرض کرتا چلوں کہ میں نے پاکستان کے تقریباً تین سو ایسے کتب خانوں کا سروے کیا ہے جن میں مخطوطات موجود ہیں۔ میں نے ان کتب خانوں کے بارے میں جو تحریری یادداشتیں جمع کی ہیں انہیں ”پاکستان میں خزان مخطوطات“ کا نام دیا ہے۔ لیکن فی الحال میں جس ذخیرہ مخطوطات کے بارے میں اپنی گزارشات پیش کر رہا ہوں وہ ہے ”بیت الحکمہ“ ہمدرد یونیورسٹی لائبریری کا شعبہ مخطوطات۔“

بیت الحکمہ کا مختصر تعارف

ہمارے ملک کی نامور شخصیت محترم محمد سعید صاحب نے ”مدینۃ الحکمہ“ کے نام سے ایک ایسی نئی بستی آباد کی ہے جو صرف رہائشی بستی کے طور پر نہیں بلکہ اس میں صاحبان علم و دانش کے لئے تعلیم و تعلم اور تحقیق و تفحص کی تمام تر جدید سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ دیگر سہولتوں میں سے ایک سہولت ”لائبریری“ کی ہے جسے ”بیت الحکمہ“ کا نام دیا گیا ہے۔ صرف بیت الحکمہ کے لئے تقریباً چار ایکڑ پر دو منزلہ خوبصورت عمارت تیار کی گئی ہے جسے مستقبل میں چار منزلہ کرنے کا پروگرام ہے۔ پوری عمارت سنٹری ائرنکونکریٹڈ ہے اور اس میں چار لاکھ کتبوں کو انتہائی صحت و صفائی اور قرینے سے رکھا گیا ہے۔ ہر موضوع اور ہر زبان پر کتبیں موجود ہیں۔ لائبریری میں شعبہ تحفظ کتب اور شعبہ جلد سازی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ جبکہ فوٹو کاپی، مائکرو فلم اور مائکروفش کی سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں۔ لائبریری کا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے اور اسے دنیا

☆ ہمدرد سینٹرل لائبریری، بیت الحکمہ، کراچی

کی بڑی بڑی لائبریریوں سے بذریعہ کمپیوٹر مربوط کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ عصر حاضر کے تمام تقاضوں کے عین مطابق بیت الحکمہ کو فصل کیا گیا ہے۔ لائبریری کا عملہ ساتھ افزا پر مشتمل ہے جو ہر وقت صاحبانِ علم و ادب کی خدمت کے لئے مستعد رہتا ہے۔ حکیم محمد سعید صاحب نے اپنے خاص علمی ذوق کے پیش نظر بیت الحکمہ میں مخطوطات کا بھی ایک شعبہ قائم کر دیا ہے۔

بیت الحکمہ کے شعبہ مخطوطات

اگرچہ بیت الحکمہ کو ارض پاک پر اپنا نقش جمائے ابھی چند سال ہی ہوئے ہیں لیکن اپنے قیام کے اس مختصر ترین عرصے میں بیت الحکمہ نے گراں قدر مخطوطات جمع کیے ہیں، جن میں کچھ تو خود حکیم صاحب کے ذاتی کتب خانے کے ہیں، اور کچھ خریدے گئے، کچھ تحفہ آگئے اور کچھ اہم کتب خانے نے بیت الحکمہ میں آ جانے کے باعث ان کے مخطوطات بھی وہاں آگئے ہیں مثلاً پاکستان سٹارٹل سوسائٹی کراچی کا ذخیرہ مخطوطات اور ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی مرحوم کا کتب خانہ اور ان کے مخطوطات وغیرہ۔ اس طرح اب تک بیت الحکمہ میں کم و بیش ۱۵۰۰ مخطوطات جمع ہو چکے ہیں۔ جنہیں بیت الحکمہ میں محفوظ کرنے سے پہلے شعبہ تحفظ کتب میں بھیج کر ان کا علاج کروا کے اور پھر شعبہ جلد سازی سے خوبصورت جلد بنوا کے محفوظ کیا گیا ہے۔

ان مخطوطات میں بلحاظ زبان: عربی کے ۵۰۰، فارسی ۹۰۰، اردو ۲۰ اور متفرق زبانوں کے چالیس مخطوطات ہیں۔ اگرچہ ان مخطوطات میں زیادہ تعداد طبی علوم سے متعلق مخطوطات کی ہے، تاہم دیگر علوم و فنون پر بھی گراں قدر قلمی نسخے موجود ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم بیت الحکمہ کے اہم نسخوں کا تعارف پیش کریں، مختصراً موضوع دار اہم قلمی نسخوں کی تعداد بیان کئے دیتے ہیں۔ یہ تفصیل صرف فارسی قلمی نسخوں کی ہے۔

تعداد نسخے	موضوع
۱	ترجمہ قرآن
۷	تفسیر
۹	تجوید
۲	علوم قرآن
۳	ریاضی
۲	موسیقی

۱۳۹	طب
۵	کیما
۲	منطق
۲	فلسفہ
۲	کلام
۳۰	تصوف
۳	اخلاق
۶	لغت
۲۰	قواعد و دستور زبان
۵	بلاغت
۳۰	انشاء
۲۰	داستان
۳۰	دیوان
۵۰	شعر و شاعری
۳۰	نثری ادب
۹	سیرت
۵	تذکرہ ہائے صوفیہ
۳	تذکرہ ہائے شعراء
۲۱	تاریخ
۲۵	فقہ
۵	حدیث
۳	ادوارد عملیات

بیت الحکمہ میں موجود چند اہم مخطوطات
 ویسے تو کسی بھی قلمی نسخے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن بعض مخطوطات چند
 مختلف وجوہات کی بنا پر خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مثلاً بخط مصنف ہونا، منحصر بفرد ہونا،

قدیم ترین ہونا، خوشخط ہونا، مصور ہونا، ملا و مذہب، کسی اہم شخصیت کی مرہا و مخط ہونا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ مخطوطات کی اہمیت ہر صاحب ذوق کے اپنے اپنے انداز فکر یا موضوع کی ضرورت کے مطابق ہوتی ہے۔ تاہم ہم ذیل میں بیت الحکمہ کے چند اہم ترین نسخوں کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ مخط مصنف:

تفریح الاطباء فی تشخیص المرض و تجویز الدواء
جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب علم طب پر ہے، اس کے مصنف کا نام محمد مشتاق علی بن شیخ عاشق علی بن شیخ محبوب عالم کا کوری ہے۔ مصنف حکیم عبدالقدور خان کا شاگرد تھا۔ یہ کتاب اس نے ہندوستان کے شرمیرٹھ میں ۱۷۷۳ھ میں تصنیف کی۔ اس کتاب کی تصنیف کے لئے مصنف نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے ان کے نام اس نے مقدمہ میں گنوائے ہیں جو یہ ہیں: شرح اسباب و علامات، مویز القانون نفیسی، سیدی، مفرح القلوب، طب اکبر، خزینۃ العلاج وغیرہ۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار ”تفریح“ پر مشتمل ہے۔ ہر تفریح چند ابواب پر منقسم ہے اور ہر باب کی چند فصلیں ہیں۔

اس نسخہ کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس کا کلمہ مصنف کے پوتے عبدالمصطفیٰ قوری نے لکھا ہے جو بچوں کے امراض سے متعلق ہے اس کی کتبیت محمد انصار نے ۲۵ شوال ۱۳۳۲ھ کو کی ہے۔ اس طرح نسخہ کے کل صفحات ۳۳۰ + ۳۰ = ۳۶۰ ہو گئے ہیں۔

روضت شہلی:

ہندوستان کے شہر احمد آباد گجرات (دکن) میں مخدوم جہانیاں جماعت کی اولاد سے ایک خاندان آباد ہے جو ”شہلی“ کہلاتا ہے۔ اس خاندان کے ایک بزرگ سید محمد جعفر بدر عالم بن سید جلال الدین مقصود عالم شہلی رضوی نے یہ کتاب ۲۸ ذوالحجہ ۱۷۷۷ھ میں لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے خاندان کے بزرگوں کا تذکرہ کیا ہے اور احادیث و تفسیر کا بیان بھی ہے۔ مخطوطہ عمدہ خط نسخ میں لکھا گیا ہے تاریخ کتبیت ۲۸ ذوالحجہ ۱۷۷۷ھ ہے۔ یہ نسخہ بخط مولف ہے جو کہ پاکستان سٹارٹیکل سوسائٹی لائبریری سے بیت الحکمہ میں آیا ہے۔ یہ نسخہ ۲۲۵ اوراق پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ پر ۱۹ سطریں ہیں۔

۴۔ نور نسخ:

بعض نسخے نور الوجود ہونے کے باعث اہم ہوتے ہیں۔ بیت الکلمہ میں ایسے بھی متعدد مخطوطات موجود ہیں۔ تاہم یہاں ایک قلمی نسخے کے تعارف پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

جامع البرکات:

یہ کتب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ درحقیقت یہ انہوں نے اشعة اللمعات کی تلخیص کی تھی جو کہ دو جلدوں پر مشتمل تھی۔ بیت الکلمہ میں اس کی صرف پہلی جلد موجود ہے۔ ابھی تک اس کے کسی دوسرے نسخے کا علم نہیں ہو سکا۔ خلیق احمد نظامی کی کتب حیات شیخ عبدالحق محدث

ص ۴۰ پر اور تذکرہ علماۓ ہند مترجمہ ایوب قلوری کے ص ۲۷۷ پر اس کتب کا ذکر موجود ہے۔ لیکن اس کے کسی قلمی نسخے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ بیت الکلمہ میں موجود اس نسخے کے ۳۶۸ اوراق ہیں ہر صفحہ پر ۲۱ سطریں ہیں۔ خط نستعلیق ہے۔ نسخہ پاکیزہ ہے۔

زیبائش کے اعتبار سے اہم نسخے:

بیت الکلمہ میں موجود ذخیرہ مخطوطات کے متعدد نسخے اپنی خوشنویسی اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی بے حد اہم ہیں اور قلیل دید ہیں، چنانچہ ان کا ذکر بھی دلچسپی سے خلی نہیں ہو گا۔

قرآن حکیم مترجم فارسی

قرآن حکیم کا یہ نسخہ بے حد خوبصورت ہے۔ تمام نسخے مطاوعہ مذہب ہے۔ ابتدائی دو صفحات، وسطی دو صفحات اور آخری دو صفحات پر انتہائی لطیف و نفیس میناکاری کی گئی ہے جو کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں قرآن پاک کے تمام صفحات پر طلائی کام کیا گیا ہے۔ حاشیہ پر فارسی ترجمہ بخط نستعلیق اور متن قرآن خوبصورت خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ کاتب نے اپنی پوری زندگی اس پر صرف کر دی ہے لیکن افسوس کہ کاتب نے ترقیم وغیرہ میں اپنا نام نہیں لکھا۔ قدامت کے اعتبار سے یہ قرآن حکیم کوئی تین سو سالہ قدیم نسخہ کہا جاسکتا ہے۔

القانون

ابن سینا کی معروف کتب ”القانون فی الطب“ کو طبی دنیا میں جو مقام حاصل ہے وہ کسی اور کتب کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یورپ میں تو اسے طبی دنیا کی بائبل قرار دیا گیا ہے۔ برصغیر میں

بھی اسے بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ بیت الحکمہ میں القانون کے کم و بیش چھ نسخے موجود ہیں۔ لیکن یہاں ہم جس نسخے کا ذکر کر رہے ہیں وہ انتہائی دیدہ زیب ہے۔ طلائی روشنائی سے مزین صفحات پر خط نسخ میں عمدہ کتبیت کی گئی ہے۔ سر لوح قتل دیدہ ہے۔

شاہنامہ فردوسی:

شاہنامہ فردوسی ایک معروف کتب ہے۔ اہل دانش سے اس کی اہمیت مخفی نہیں ہے۔ اس کے بے شمار نسخے دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ بیت الحکمہ میں بھی اس کے دو نسخے موجود ہیں۔ لیکن جس قلمی نسخے کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں وہ خط کے اعتبار سے بھی اہم ہے لیکن اس میں جو ۲۸ تصاویر ہیں ان کی وجہ سے یہ نسخہ اور زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ نسخہ کوئی چار سو سالہ قدیم ہے لیکن تصویروں کے رنگ ابھی تک واضح ہیں۔ جو مصور کی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس نسخہ کو دو حصوں میں جلد کروایا گیا ہے۔ دونوں جلدوں کے کل صفحات ۹۷۰ ہیں۔ ہر صفحہ پر چار کالم ہیں اور ۲۵-طور۔

دیوان فیہیم:

یہ دیوان ترکی زبان میں ہے۔ فارسی رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔ اس میں بھی چار رنگین تصویریں ہیں جو قتل دیدہ ہیں۔

دیگر اہم مخطوطات:

طوالت کے خوف سے اب ہم اہم مخطوطات کا ذکر موضوع وار کرتے ہیں اور صرف نام لکھنے پر اکتفا کریں گے:

طب:

- اطہر الطب از ہزاری سری مل
- بدیع التحریر از حکیم رحم علی خان فرخ آبادی
- تذکرۃ الکھائن از میسی بن علی الکحل (م ۱۳۳۰ھ) کا فارسی ترجمہ
- شفاء العلیل از محمد حسام الدین
- شفاء المریض از محمد نور عالم طبیب
- طب قنوری از الہ داوین شیخ قطب الدین

- لوامع البشریہ فی علاج البشریہ از حسین بن عبداللہ الحسن المصطفیٰ المعروف بہ شبر کاظمی۔

- منافع اقلید

کیمیا:

- حکم پر از منی

- کیمیا از محمد رمضان الحق مفتون

- رسالہ در علم کیمیا از شمس الحق ترکمان

- مخزن الاکسیر از عبداللطیف

فلسفہ:

- سیر الروح فی البدن

- فوائد الاصولیۃ السیمائیۃ از عباس المولوی

تصوف:

- رموز الموحدین از امام الدین عارف

- رسالہ سیر روح و بدن از صلاح جعفری

- مصباح الطالبین از عبدالرسول معروف بہ مکھنودی

انشاء

- انشائے روشن کلام از بھوبت رائے

- بہار بی خزان

- بہار فطرت از ملتانی لعل جودت

- چار چمن فیض از محمد قاضی

- گل رعنا از محمد کبیر خان کبیر

بلاغت:

- زبدۃ البیان از شمس الدین فقیر دہلوی

دیوان:

- دیوان بہار از بہاری مصری ہمن تخلص بہ بہار

- ہشت چمن: یہ دیوان عفی کی شرح ہے۔ شارح کڑک رائے تخلص بہ غریب۔

دیگر اہم مخطوطات:

- غوث نامہ از عبدالستار عہدی بن شہباز خان۔ تصنیف ۱۰۵۵ھ
- شرح قصیدہ بنت سعلو از ابوالحسن بن عبدالمعبدو
- مصلح الارواح و اسرار الاشباح از لودہ الدین کرمانی
- وغیرم

فہارس مخطوطات:

بیت الحکمہ کے مخطوطات کی دو فہرستیں شائع ہو چکی ہیں۔

- ۱۔ توضیحی فہرست مخطوطات کتب خانہ ہمدرد (لمبی علوم)
- مرتبہ مولانا فضل اللہ فاروقی ندوی، ہمدرد فلوئڈیشن پریس، کراچی ۱۹۸۱ھ
- ۲۔ فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی کتب خانہ ہمدرد، کراچی

تالیف سید خضر نوشہی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ھ

لیکن یہ دونوں فہرستیں پورے شعبہ مخطوطات کا احاطہ نہیں کر سکتی ہیں۔ اب ایک جامع فہرست تیار کی جا رہی ہے جس میں عربی، فارسی، اردو اور دیگر متفرق زبانوں کے تمام مخطوطات شامل کیے جا رہے ہیں۔

آخر میں شعبہ مخطوطات بیت الحکمہ سے متعلق ایک ضروری بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ اس شعبہ مخطوطات میں ایک گوشہ مسودات مصنفین بھی قائم کر دیا گیا ہے جس میں معاصر مصنفین کے دست نویس مسودے جمع کیے جا رہے ہیں۔ بالعموم کتابوں کی اشاعت کے بعد اصل مسودے ضائع ہو جاتے ہیں یا انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا لیکن مخطوطات کی طرح مستقبل میں ان اصل مسودات کی اہمیت بھی بہت بڑھ جائے گی۔ محترم حکیم محمد سعید صاحب نے ابھی سے اس بات کا احساس کر لیا ہے اور اہل علم و دانش سے ان کی تصانیف کے اصل مسودات کا حصول شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ان کی کوشش سے اب تک اڑھائی سو کے قریب مسودات مصنفین بھی بیت الحکمہ میں جمع ہو چکے ہیں۔

مراجع

خضر نوشہی، سید/ فرست لہو جائے غلی قاری کتب خانہ، ہمدرد کراچی، اسلام آباد، ۱۹۸۸ م
خضر نوشہی، سید/ محمد بن جلال شہی رضوی ”مضمون بشمولہ مجلہ دانش شمارہ ۳۳۵“
اسلام آباد۔

خلیق احمد نقوی/ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، دہلی، ۱۹۵۳
رحمان علی، مولوی/ تذکرہ علمائے ہند ترجمہ محمد ایوب قلداری، کراچی، ۱۹۶۱



© rasailojaraid.com